قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ

تضمین معجز آئین

یعنی

موج کوثر

در نعت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

مصنفہ جرعہ کش جام عرفان و توحید مست بادۂ ایقان تفرید ناصر الاسلام مولنا مولوی
محمد شفیع صاحب ناصر رامپوری بر قصیدۂ حسان الہند مولنا مولوی احمد حسن صاحب
شوکت میرو مالک شحنۂ ہند میرٹھ سلمہ اللہ تعالی حسب الارشاد جناب مولنا بافضل
اولنا مولوی محمد حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ

در مطبع شوکت المطالع شحنۂ ہند باہتمام کارپردازان طبع شد

مقام میرٹھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً اللہ تعالیٰ وثانیاً وبعد الثنا ثانیاً ومصلیاً

پست فطرت مولودیون کو مولوی غلام امام شہید کے مولود پر بہت کچھ ناز تھا۔ مجالس میلاد مین وجد پر وجد طاری ہوتے تھے دھڑا دھڑ سینہ کوبیان ہوتی تھین۔ اعجاز ہی اعجاز کرامات ہی کرامات کا غلغلہ مچتا تھا۔ حالانکہ اُسمین نرا پوست ہی پوست ہے مغز ندارد احباب کے ایک خاص جلسہ مین برادر مکرم و معظم مجدد شعرا زمن اُستادنا حضرت حسان الہند مولنا احمد حسن صاحب شوکت اللہ القہار مالک شحنہ ہند میرٹھ ادام اللہ شوارق فیوضہ بازغۃً کے سامنے چند پست نگاہون نے ایسا ہی تذکرہ کیا۔ اور دعوی سے کہا کہ اب شہید مرحوم کے رنگ مین کسیکا کیا منھ ہی جو قلم اُٹھا سکے۔ مولنا محتشم الیہ نے گھڑی سامنے رکھکر قلم اُٹھایا اور ایک گھنٹے کے عرصے مین چالیس شعر اُسی زمین اور اُسی بحر ہزج مثمن مضاعف مین بے تکلف لکھ ڈالے۔ صرف اتنا فرق ہی کہ یہہ قصیدہ خالص نعت اور توحید و سنت مین ڈوبا ہوا ہی اور شہید مرحوم کا کلام محض مولود پرستی مین جکڑا ہوا ہی۔ پس بندۂ مستہام ناصر الاسلام محمد شفیع ناصر رامپوریکو (جو مولنا شوکت کے آفتاب فیضان کا ایک ذرہ ہی) خیال آیا کہ اس قصیدہ کو خمسہ بناؤن۔ دفعۃً فیضان الٰہی اور برکت اتباع سنت و توحید جوش زن ہوئی۔ ارمان دل برآیا

اللہ اللہ مین خود حیران ہون کہ فیضان لم یزل نے میرے خزینۂ دماغ کے کونے
گوشے مین یہ نعمت بطور ودیعت رکھی تھی ۵ شوق دل جذب ارادت اور تیر اسنگ در
جبہہ طاعت مین ہر ہر سجدہ رقصان چاہیے + اگرچہ میدان نعت بہت وسیع ہی عصاے
چوب خشک قلم سے جسکا طی ہونا محال ہی۔ بشر کی زبان اور خیر البشر کی نعت کا پورا
بیان کیا مجال ہی مگر پرکاہ جہانتک قوت ہوتی ہی کوہ پر اڑتا ہی اور جذب کامل ہو تو کاہکشان
کو اپنا زینہ بناتا ہی۔ لہذا بعون عنایت الٰہی و ببرکت اتباع سنت و سلوت قہرمان توحید
دعوی کے ساتھ علی رؤس الاذن والاشہاد کہا جاتا ہی کہ بس اس سے آگے
خدا کا نام ہی جسکو تا ابد قیام ہی والسلام علی من اتبع الہدی والصلوۃ علی محمد ن المصطفی
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ چونکہ اس خمسہ مین دریاے فیضان الٰہی جوشزن ہوا ہے
لہذا موج کوثر نام رکھا گیا جو ساقی کوثر صلعم کی نعت سے مناسبت تام رکھتا ہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موج کوثر در نعت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

آ ساقیا ای جان من ہی نکہت افزا پھر سمن کلفت ربا پھر نسترن پھر فکر ہمدوش سخن

پھر نخل بنتے ہین وطن پھر سبزہ صحرا کی پھبن پھر گل کے کھلنے کا چلن پھر داغ حسرت مٹ چلین

پھر گل سے بلبل کی لگن پھر صحن گلشن ہی ختن پھر نور ہی پرتو فگن پھر متحد سرّ و علن

بدلا ہی پھر دور زمن عالم ہوا رشک چمن نور سحر پر خندہ زن ہر گل کا چاک پیرہن

ہین بند ابواب فتن خورسند ارباب محن سجدہ مین ہی ہر ماؤ من وقف سپاس ذوالمنن

گلزار جنت ہی چمن ہین عندلیبین نغمہ زن گلشن بنا ایک ایک بن ہے گلفشان و زمن سرشار ہین اہل سخن

ہین طوطیان شکر شکن ہر نخل ہی منصور فن ہر سرو انا لاغیر زن منقار بلبل شکر کن

وقف لطافت روح و تن صرف نظافت ماؤ من دیکھے جو سنبل کی شکن زنار توڑی برہمن

کوس ظفر بجتے ہین دن ہر گل نے بدلی ہی پھبن گل ہی چمن مین ضو فگن یا کوئی شمع اندر لگن

ہی سرو قمری کا وطن جنت ہی نازان وان بلبلین ہین نغمہ زن جس جا پہ تھی زاغ و زغن

ہر چشم بہارِ چمن ہر جان گہنہ گارِ چمن ہر دل کو آزارِ چمن سب عاشق زارِ چمن

جاری ہیں انہارِ چمن خندان ہیں ازہارِ چمن نازان ہیں اشجارِ چمن رخشان ہیں انوارِ چمن

عالم طلبگارِ چمن نورِ خدا نارِ چمن ہے رشکِ گل خارِ چمن ہر غار فرخارِ چمن

ہے گرم بازارِ چمن جنت خریدارِ چمن نکہت ہوادارِ چمن زینت پرستارِ چمن

بادِ صبا یارِ چمن رونق یہ ہے کارِ چمن ہے ابر دستارِ چمن جون گل بفرق مامن

ہے اوج پر نیک اختری گلشن خزان سے ہے بری ہر گل مین ہے صنعت گری یا نور مہر خاوری

یا شورِ سحر سامری ہر نخل محوِ خود سری سنبل کا رنگ اخضری یا سبز ہے کوئی پری

وہ شورشِ کبک دری وہ ماہ کی ضوگستری قمری کی وہ نام آوری طوطی کی وہ شکر زری

شمشاد کو بالاتری ہے سرو کو بھی سروری فیضانِ ابر آذری وقف گلستان پروری

نقاش قدرت نے بھری ہر گل مین کیسی لبری بازی گری گہدوذری تہ کر کہی چرخ کہن

شب جلوہ ریز طور ہے ظلماتِ غم مستور ہے واصل ہر اک مہجور ہے ساقی بھی خود مخمور ہے

ہر زخم دل انگور ہے ہر سبزہ زلفِ حور ہے فوجِ طرب منصور ہے ہر سمت شورِ سور ہے

خاکِ زمین بلور ہے معجز چمن کا نور ہے بینا کن ہر کور ہے رندون مین یہہ مشہور ہے

جامِ طرب بھرپور ہے رنج و الم کافور ہے ہر دل خوشی سے چور ہے غم کا بھی شیشہ چور ہے

پیر و جوان مسرور ہے دل جلوہ گاہِ طور ہے پر لن ترانی دور ہے یان حکِ ہے حرفِ لم و لن

ہے دختِ رز کی آرزو ہے بزمِ مے کی جستجو ہے دور میں جام و سبو صوفی ہے مست جام ہو

ہے جوش زن لاتقنطوا جو چاہیے سو ہے کہو نکلا ہے وہ پاکیزہ خو جسکی کہ زلف مشکبو

ہے جلوۂ حق مو بمو آبِ بقا خُلق نکو اے زہد کوشِ ترش رو باہر نکلکر دیکھ تو

ہیں لالہ و گل دو بدو ہیں بادۂ و مُل رو برو پھیلا ہے سبزہ مو بمو سامان عشرت کو بکو

زاہد سے گُل کی گفتگو منظور اگر ہے آبرو کر حوض کوثر میں وضو پی ساغر غفلت شکن

ای گلعذارِ شوخ و سنگ ای غارتِ ناموس و ننگ ای رونقِ رود و چنگ ای آفتِ شیخ و ملنگ

ای آتشِ حسنِ فرنگ ای دلبرِ ریب و رنگ ای آبِ ترسایان گنگ ابرو کمان غمزہ خدنگ

فتنہ کا طرز آفت کا ڈھنگ ای ساقی آغوش تنگ کرتا ہے کیوں مستوں کو تنگ کرتا ہے کیوں رحمت سے جنگ

ہے عارضِ گل پر یہ رنگ زاہد ہو جسکو دیکھ دنگ ہے سر میں فرحت کی ترنگ ہر دل میں عشرت کی امنگ

دل سے مٹا کلفت کا زنگ ہے عیش کا ہر سمت ڈھنگ لے شام سے تا روم و زنگ او چین سے لی تا ختن

ہنگام ہے باغبان بادِ بہاری ہے وزان گل کی عماری ہے رواں یا حسن کا اک کاروان

وہ جان جانِ انس و جان وہ آبِ رنگ قدسیان ہے ناز سے دامن کشان چلتا ہے وہ سرو روان

یا رحمتِ حق سے ہے رواں وہ غازۂ روئے جنان آوازۂ حسنِ نہان آیا ہے سوئے بوستان

آنکھوں میں پھولی زعفران ہر دل ہے جنت کا مکان ہر کاہ ہے حسن گلستان ہے ابر گلشن پر عیان

یا آتشِ گل کا دھوان ہر دل برنگِ آسمان وجد آشنا شادی کنان زائل ہوا رنج و محن

آثار رحمت ہین عیان دیوار و در سے بیگمان رضوان سے کہدو آئے یان کر بند ابواب جنان

گلزار ہے خلد عیان وا ہو گیا سر نہان ہے دیر میں شور اذان ہین برہمن تسبیح خوان

ہر سبزہ زار او رطائران ہین نو بہار او رعاشقان ہی شاخ سرو او رقمریان ہے فصل گل او ربلبلان

ہے لالہ زار او رگلستان ہر مرغزار او رآہوان جیسا پہ تھی یک رو ان وان سبزہ ہے ہر سو جہان

جیسا پہ تھا رنگ خزان وان ہی بہار جاودان جو خلد کا ڈھونڈھی نشان وہ دیکھ لے آکر چمن

ہر زخم دل ہی مندمل روشن ہوئیہ آب و گل ہی ماہ جن سے منفعل خورشید تابان ہی خجل

ہے ابر رحمت پر ہدل او رپائے توبہ کا مزل ہے دور مین صہبائے حل ہو کون رندون کا مخل

پیتے ہین مل آپس مین مل بکیون ہو ساقی مقبل اللہ مستان عرفان کا مصل پا رگنہ کا محتمل

ہی عیش کا ہر سر پہ ظل نشے سے پر ہی جان و دل کلفت کی چہائی پر ہی سل رنج و الم ہین مضمحل

ایک ایک کم متصل ایک ایک کم منفصل ہی متحد بغض و غل گم ہی دوئی کا یان چلن

توحید کے نقشے جمے تفرید کے قلزم چڑھے تقلید کے پرزے اڑے تنقید کے سکے جمے

تعقید کے عقدے کہلے تجرید کے دریا بہے شخصی مقلد جو کہ تھے عینی موحد بنگئے

تشخیص مین رخنے پڑے تدقیق کے پودے بڑہے تحقیق کی ثمری لگے گلچین نہ کیون دامن بھرے

سنت کے ہر سو گل کھلے بدعت کے ہر سو دل ہلے خود بت ہین ہادم شرک کے خود مغ ہین نادم کفر سے

دیکھو وے دیکھو پھر بندھتے ملائک کے پرے ہین آج باغ جان سے ہر گلچین ہے سب دو زن

[illegible]

سبزہ اوگا ہی جابجا ہے غنچۂ سربستہ وا اے حبذا اصل علی نور جمال کبریا

پردہ دوئی کا جو کہ تھا اب بے محابا اُٹھ گیا خلوت بنی جلوت سرا وحدت بنی کثرت نما

برگ شجر سے برملا آئی نظر شان خدا ہر مرغ گلشن کی صدا طٰہٰ و یٰسین و الضحیٰ

آیا تصور میں مزا صوفی کو یاں تصدیق کا علم حصولی جو کہ تھا علم حضوری بنگیا

ہوتی نہیں یہاں برملا صورت ہیولیٰ سے جدا جائے خلا ہے یاں ملا ہیں ایک جسم و جان و تن

گلشن سے ہے غم کا ذہول گلچین کے دامن میں ہیں پھول ہر خشک زاہد ہی ملول سر پر اٹھا غم کی دھول

قابل میں ہے رنگ قبول شامل میں آہنگ شمول ہاں دل ار زنگ فضول سنبل میں ہے جز ذبول

ہر دل سے ہے کلفت جہول مٹھی ہے بلبل پھول پھول اب ہے خزاں کا غم فضول جاری ہیں یاں رحمت کے سیول

ہے ایک حاصل او حصول ہے ایک واصل اور وصول یاں ایک ہے حال و حلول ہے ایک بُعد عرض و طول

یاں ایک ہی فرع و اصول ہے ایک تنزیل و نزول ہے ایک ترسیل و رسول انی انا ہی جامن

ساقی مے مستور دے تلخابۂ مشہور دے شورابۂ انگور دے صہبائے جام طور دے

جو جسم و جان میں نور دے وہ نور چشم کور دے سنگ سر مغرور دے کر دے خودی جو دور دے

ہم سے ہیں مہجور دے محشر کا دلمیں شور دے وا دل رنجور دے وہ نرگس مخمور دے

ساقی مئے منصور دے مینا مے بھرپور دے وہ حشر تن کی صور دے وہ چشم مست حور دے

وہ ساغر بلور دے ماہ شب دیجور دے وہ کاسۂ کافور دے جس سے بجھے دل کی جلن

بجنے لگے فرحت کے دف ہی کوہ غم چون خس اخف ملتے ہین پر جا صدف گوہر سے ارزان ہے خزف
او نور انظار سلف او مہر انوار خلف حکاک تجہ سے حرف با عرف موفق کا دل بیت الشرف
منکر کا سینہ ہے ہدف ہی غم کے طومار و بخولف مشرک کو لپیرا یاس نے ہر بت کے لب پر ہاے لہف
آئی گھٹا چارون طرف باندھی ہی رندون نے بھی صف آ ساقی ساغر بکف کر دور مستونکا شغف
ہو درد و رنج و غم تلف دھو سینہ و دل کا کلف دل کی بڑھا دے اور تف لا بادۂ آتش فگن
گلشن ہے پھر جنت فضا بلبل ہے پھر وحدت سرا ہر سرو ہی طوبیٰ نما ہر کوہ ہی موسیٰ ربا
ہر سر مین نور انما ہر دلمین جوش ہل اتی ہے از ثریا تا ثرے نور یقین جلوہ نما
ہی مدح مدثر پر ادا ہمدم ساز را عنا ہی نعت مزمل ادا اشید بیتا ز الوریٰ
ہی رنگ نعت مصطفےٰ آہنگ مدح مجتبےٰ سنت کا دروازہ کھلا دیر و حرم کا در ہے وا
یہان سبحہ و زنار کا توحید سے رشتہ ملا یک جان دو قالب بنگیا ہر شیخ سے ہر برہمن
ہمدم پہ ہی حسن جہان گلشن پہ ہی دلکش سمان ہی ہر چمن جنت نشان ہی ہر دمن یاقوت کان
ہی ہر سمن کلفت نشان ہی زور پر شوق نہان لیتا ہی دلمین چٹکیان ہین باز ابواب جنان
ہین بادہ چش پیر و جوان خمیازہ کش تیر و کمان ہر ہر نگین لعل یمن لامکان ہے ہر زمین اور آسمان
آیا شہ یوحی مکان ہی بعثت حی علی الامان جسپر کرین سبوحیان اپنے پرونکا سائبان
حاضر ہون غلمان جنان صف بستہ ہون سب عرشیان حورین بھی آئین بیگمان کر چاک دامان کفن

حسن ازل دلپر کھلا سرِّ ابد یکسر کھلا رازِ احد اظہر کھلا اسرار کا محضر کھلا
انوار کا دفتر کھلا ابدارِ خشک و تر کھلا الجار بحر و بر کھلا انعام حق کا در کھلا
سرِّ یقین کا سر کھلا مومن ہی ہر کافر کھلا بلبل سے گل ہنسکر کھلا عاشق سے ہر دلبر کھلا
گلشن مین گنج زر کھلا گنجینۂ گوہر کھلا اب خاک کا جوہر کھلا دروازۂ خاور کھلا
اندازۂ باور کھلا قفلِ درِ داور کھلا مرغ یقین کا پر کھلا دلپر کھلا سرِّ علن
ہے نعتِ احمد جلوہ گر جھکتے ہین جو بایک دگر جن و بشر شمس و قمر برگ و شجر نخل و ثمر
ذکر سکر وحی کا اگر گوش صبا مین ہو گذر سامع بنے ہر گوش کر ہے نطق معجز کارگر
جس سے ہون ناطق سربسر جز را صم صخر حجر توحید حق کا راہبر شرک خفی کا پردہ در
عارض سے جسکے جلوہ گر برہان الشق القمر ہی دام کا کل سربسر شرک لحیتان الصور
نرگس ہے یا برق نظر یا آیۂ خطف البطر لاکم ترہ معجز اثر یا حکم مازاغ البصر فتان آشوب زمن
قرطاس ہے نور نظر خامہ اگلتا ہی گہر تسلیم مین کھتا ہی سر عین شرک کی جا نمین شرر
بدعت پہ چلتے ہین تبر ہین بدعتی زیر و زبر ہے کسکے مقدم کا اثر گرتا ہی جو کسریٰ کا گھر
دیو لعین غول ان شرر ہین ڈھونڈتے اپنا مفر زنار کی ٹوٹی کمر بت گر پڑے ایک ایک پر
جاتا رہا شرکت کا شر وا ہو گیا وحدت کا در وہ نور جو تھا مستتر تابان ہوا شام و سحر
آتشکدہ ہین سربسر ہر گبر کے حق مین سقر واحسّدا خیر البشر صلّ علیٰ یثرب وطن

نور ہدی سنت ہوئی اوج علا سنت ہوئی موج صفا سنت ہوئی فوج خدا سنت ہوئی
آب بقا سنت ہوئی حق کی لقا سنت ہوئی مس کو طلا سنت ہوئی سخت آزما سنت ہوئی

بدعت کی جا سنت ہوئی توحید زا سنت ہوئی عرفان نما سنت ہوئی ایمان فزا سنت ہوئی
دل کی ضیا سنت ہوئی ظلمت ربا سنت ہوئی عرش اعلا سنت ہوئی چرخ ارتقا سنت ہوئی

مہر اجتبا سنت ہوئی بال ہما سنت ہوئی واللہ کیا سنت ہوئی کیون خوش نہون اہل سنن
بلبل کے دیکھو چہچہے صلصل کے دیکھو قہقہے سنت کے نقارے بجے وحدت کے ترانے کھلے

بدعات کے محضر پھٹے آفات کے لشکر ہٹے انعام حق گھر گھر بٹے مومن بڑھے کافر گھٹے
بنگالے بت کے سر کٹے عشرت کے ہر سو جھمگھٹے غم کے مٹے سب کھٹکھٹے زندان حادث مین ڈٹے

پھل ملگئے تسبیح کے ہر سبحہ کے دانے اُگے ارمان موحد کے ملے سامان مقلد کے مٹے
ایمان کے جوہر کھلے عرفان کے در وا ہوے اسلام کی جھنڈے گڑے اندھے ہین منغ وارون وثن

فصل بہاری ہی عروس کا دس ہے تاج خروس جنت ہی گل کی پا بوس تابان ہین عرفانکی شموس
بجنے لگے سنت کے کوس توحید مے دل ہین کئوس زاہد کے ہی دلمین مسوس معدوم ہے زہد عبوس

موہوم ہی رنج وفسوس ہین آتش غم مین مجوس ہے غلغلہ تا روم و روس ہے شور تا خوارزم و طوس
جھکتے ہین سجدہ مین روس دیکھو شکل گل کا جلوس ہے ہر جبل ہم طبع سوس جلتے ہین بدعت پر فسوس

قطع چمن ہین بلبلین ہوش اڑا بدل فرش دروس لالہ بنا ہر سندروس کیون یاس مین ہو یاسمن

ہے دہوم شیخ و شاب مین اور گنبد دولاب مین شام و عرب سقلاب مین اعجام مین اعراب مین

ہین رنج و غم گرداب مین عکس سمن ہے آب مین یا ہی ضیا مہتاب مین رحمت ہی پیچ و تاب مین

کلفت ہی سدّ باب مین جو ہیں زلیخا خواب مین یوسف گرے محراب مین شکرانہ آداب مین

ہے معرفت سلاب مین کیون شک ہی مے کے باب مین کوثر ملے ہر آب مین باقی کہان شراب مین

بت گر پڑے میزاب مین لرزہ ہی ہر مضراب مین ہر رہ ہی اک ہر اب مین خاموش ہی تن تن تنن

گلزار ہر کاشانہ ہی ہر بزم عشرت خانہ ہی ہر شمع اک پروانہ ہے کیا جلوۂ جانانہ ہے

دل جسکا اک پیمانہ ہی جان جسکا اک نذرانہ ہی ہر شیخ و مغ دیوانہ ہی دیوانہ ہر فرزانہ ہے

ہر محتسب ندانہ ہی پیمان شکن پیمانہ ہی آباد ہر ویرانہ ہی زہد اندنون بیگانہ ہے

تسبیح کا جو دانہ ہے کیفِ دلِ میخانہ ہے فصلِ چمن افسانہ ہی رشحِ قلم دُردانہ ہے

گل جو و شنا مستانہ ہی بلبل بہی بنیابانہ ہے بادِ بہاری شانہ ہی سنبل ہی جعدِ پر شکن

آیا ہی وہ قدسی نہاد جسپر ہی حق کا اعتماد جسکی صفت ہی نون و صاد جس سے ہی دین کا استناد

محکم ہی سے ذات العماد لرزان ہی قصرِ کیقباد ہنگامۂ مہر و وداد ہے جلوہ آرا ے مراد

مسدود ہی راہِ فساد مفقود ہے کفر و عناد موجود ہی ہر عدل و داد مردود ہی ہر ارتداد

صلصل سے ہی شمشاد شاد ہر گل سے ہی آباد باد ہی قصرِ غم برباد فنا دآتا نہین تجہ سے یاد

ہر سو ہی شورِ انقیاد ہی دل کو دین سے اتحاد گردونپہ ہر قدسی نژاد محو رخ عبد المحسن

ہر گلستان رنگین بباس ہر غنچہ صرف التماس رنگ حیا کا سبکو پاس ہے روح پرور گل کی باس

محکم نمو کا ہی اساس گلشن ہی گردون سی مماس زرین بنا رو مینہ طاس دل سے مٹی اندوہ و یاس

لرزان ہی روح بوفراس خود دست آذر مین ہی فاس ہر شے ہی سرگرم سپاس ہے ساقی کوثر کی آس

ای زاہد زہد التماس ہوتا ہی کیون نا حق شناس ہے امر رب دو راز قیاس مت کر تو منع دور کاس

عرفان آگاہ ہی آس پاس زرین و شمر ہین بیہراس فارغ ز دست جور داس ہے سو آذر نارون

آیا ہی سلطان امم ہی جوش زن بحر کرم ہے گردن افلاک خم پھولا ہی گلزار قدم

ثابت ہی امکان کا عدم گلشن ہی یا صحن ارم اضداد ہین آپس مین ضم ملتے ہین جذر و مد بہم

جاتا رہا شرکت کا غم ہین متحد دیر و حرم ہی الصمد جائے صنم ہوگا سر قارون و ثم

ہر خاک اگلتی ہی درم ہر برگ گل ہی جام جم کیون مین پیئے کا ہو غم ہی زور پر رحمت کا یم

دی جام ساقی دمبدم کر دور فکر بیش و کم اب سبکو عصیان کا الم ہی لطف حق پر تو فگن

آیا وہ بیمثل و عدیل وہ سایۂ رب جلیل وہ رحمت حق کی دلیل آئینہ حسن جمیل

رنگ گلستان خلیل امت کی بخشش کا کفیل جسکا بنا ہی قال و قیل ادنی سا خادم جبرئیل

آیا وہ کوثر کی سبیل جس سے ہے سرگرم رحیل ہر بدعت و شرک رذیل ہی جس سے ہر منکر ذلیل

غارت کن اصحاب فیل ہر دیدۂ شرک مین نیل اسلام کا نزل عجیل فتاح من فئتہ قلیل

دارو ی درد ہر علیل عرفان حق کا رود نیل فیض احد کا سلسبیل از شرق تا غرب و دکن

رشک جنان گلزار ہی خوش عندلیب زار ہی کھوے ہوئے منقار ہی حسرت کے دلمین خار ہے
زاہد پہ زہد اک بار ہی تھامے ہوئے دستار ہی توحید دریا بار ہے مومن کا بیڑا پار ہے
خود منع کو بت سے عار ہی می جام سی بیزار ہی رہن یقین اقرار ہی دفن زمین انکار ہے
ہر سو طرب گلکار ہی ہر رنج و غم فی النار ہے عیش و طرب طیار ہی دور آز کا آزار ہے
وا عیش کا بازار ہے صحن چمن تاتار ہی سر سبز ہر کہسار ہے نکھرا چمن پھولا ہی بن
صحن چمن گلگون ہوا حسن سمن افزون ہوا کس گل پہ گل مجنون ہوا جو جام سی بیرون ہوا
جو نعت مین مضمون ہوا حاسد پہ اک افسون ہوا ہر شعر وہ موزون ہوا جسپر فدا ہر دون ہوا
ہر اہل دل مفتون ہوا ہر میکدہ پر خون ہوا ہر بتکدہ مدفون ہوا عشرت سے پر گردون ہوا
جو قطرہ تھا جیحون ہوا جو ذرہ تھا سیحون ہوا سیراب دل محزون ہوا اشاد ار دل ہامون ہوا
فضل حق بیچون ہوا لطف خدا مقرون ہوا کل کن مکان ممنون ہوا آیا حبیب ذو المنن
وہ نعت اب مرقوم ہو ہر سمت جسکی دہوم ہو وہ دہ سخن منظوم ہو جسمین گہر مکتوم ہو
عرفان حق مفہوم ہو تحسین کا غل تا روم ہو ہر پست فطرت شوم ہو ہر مدعی مذموم ہو
ایک ایک حاسد بوم ہو دور اونکا سب مزعوم ہو جان عدو مغموم ہو اس فیض سے محروم ہو
دشمن کا ظن موہوم ہو ایک ایک شک معدوم ہو فیض ابد مقسوم ہو طرز سخن معلوم ہو
ہر سنگ دل چون موم ہو منکر ہر اک مجذوم ہو مرتد سے وہ موسوم ہو مٹ جائین سب اہل سخن

وہ جھومتی آئی نسیم ہے جسمین جنت کی شمیم ہین بند ابواب جحیم ہین کُندا بیاب رجیم
حرف غلط ہی خوف و بیم بھیرتا ہی خوش خوش ہر اثیم نازان شفا پر ہر سقیم دل ہی حرم عرفان حریم
آتا ہے با ناز و نعیم وہ حوض کوثر کا قسیم وہ صاحب خلق عظیم وہ بحر زخار کریم
وہ گلشن حسن قدیم وہ عبرت دُرِّ یتیم وہ مخزن راز کلیم وہ رحم مخصوص رحیم
وہ لوح وحدت کا فہیم سہ کو کیا جسنے دو نیم جسکی صفت ہی حا و میم مدّاح جسکا ہر دہن
ہی مدحت محبوب رب سب منگیا ہیچ و تعب جا ضر ملک ہون باادب سبوح گویان سب کے سب
ہی مدحت طور طرب جس سے ہے ظلمت محتجب جو ہی ازل سے منتخب جو نور سے ہی منتسب
ہے مدحت قدسی رکب ایمان عبا عرفان قصب و حسبکا عصیان کا مطلب نار سقر جسکا غضب
ہی مدحت امی لقب ہی مدحت عالی نسب ہی مدحت والا حسب ہے مدحت ایمان سبب
ہے مدحت ایقان طلب ہی مدحت انعام رب ہی مدحت شاہ عرب مہر عجم ماہ یمن
اب صبر نے توڑی زمام ہین ذکر سے تشنہ کام دی ساقیا مجھ بھر کی جام جس سے معطر ہو مشام
دی آفتاب اور ماہ تام وہ ہی مدے جو ہی حرام جسمین ہی قاضی کو کلام جسکو سمجھین سب عوام
وہ ہی کہ جو روز قیام کوثر سے دی خیر الانام وہ سارے نبیونکا امام وہ شافع ہر خاص و عام
وہ دافع شرک و ظلام قرب اسکا دیگر او ن عام جسیم تعلیمی نظام ہے بعد ہو قایم مدام
قوسین ہی جسکا مقام ہی جسکی کن مین ہو صمصام خود جسپہ حق بھیجی سلام دین خدا جسکا چلن

آیا وہ معجز آفرین وہ مظہر اسلام دین کونین کا مسند نشین دارین کا مہر مبین

وہ صفۂ عرش برین وہ قبۂ کاخ یقین امید ہر اندوہگین وہ غم ربائے ہر غمین

وہ راحت جان حزین مصباح نور ہر جبین رنگ بہار باغ عین قسّام شیر و انگبین

آیا ہی وہ ماہ زمین آیا ہی وہ شاہ گزین جو ہر نمائے ماء و طین ختم رسالت کا نگین

وہ شرع کا حصن حصین اسلام کا برج متین وہ گوہر درج ثمین دین خدا کا موتمن

تھا چرخ زن چرخ برین پر توفگن ماہ مبین پیراستہ خلد برین آراستہ اک اک حسین

۴ غلمان تھی سب فرش زمین شہ کے قدم لین تا کہین تا ہون فدا شاہ دین او خاک پر رکھین جبین

حاصل ہوتا نور یقین روشن زمان تھا نازمین شادان کہین تھا تا کہین ہو کر ادب سے ہمقرین

جب آئے جبریل امین از حکم رب العالمین با صد شکوہ زیب و زین بولا کہ ختم المرسلین

حاضر ہی یہ پردار عین یون بیٹھی بالائے زین ہو جیسے خاتم مین نگین پھر وہ براق برق فن

یک نظر ہو کر چلا ہمپایۂ صرصر چلا فر فر نمط فر فر چلا جو شتر سے بھی خوشتر چلا

وہ نور کا پیکر چلا وہ حسن کا زیور چلا رفعت کا وہ محضر چلا دل لیکے یا دلبر چلا

وہ پشت گردون پر چلا زینت پہ یا گوہر چلا اعجاز معجز گر چلا یا موجزن کوثر چلا

جب شاہ کو لیکر چلا با جملہ کر و فر چلا چون مہر انور خاور چلا چون گنبد بے در چلا

چون قلزم اخضر چلا مثل مہ انور چلا چون سکۂ داور چلا وہ دشت اقصی کا ہرن

جاتا تھا چون سرو چمان چلتا تھا چون نور عیان تابندہ چون صبح دمان تابندہ چون برق طپان

تابندہ مثل دلبران حاضر نظر آیا جہان گویا کہ غائب تھا وہان چون گردش چرخ و زمان

چون دور امکان جہان بے شش جہت تھا وہ جہان گذرا ز حد آسمان مثل دعاء عارفان

تھے دست و چپ عرشیان اور پیش و پس تھے فرشیان اور تھے جلو مین خاصگان تھے اسطرف سے موروان

اور اسطرف عیسے روان پھر آپ تھے اور لامکان ہان نام امکان تھا کہان تھے طرف من طرف عن

شاباش ہی کلک رسا کیا نعت ہی صل علی کیا مدح ہی ای حبذا کیا رنگ ہی ای واہ وا

کیا ڈہنگ ہی ای مرحبا خود فکر ندرت آشنا محو تماشا بنگیا ہر شعر پر دل ہی فدا

ہر بند ہی توحید زا ہر سطر ہی دل کی ضیا یا موجزن آب بقا اے ناصر معجز نما

ہی فیض نعت مصطفے خامہ سے جو دریا بہا ایک ایک شعر بے بہا کان جواہر بنگیا

روح شہید بے نوا بولی لحد مین برملا وہ نظم شوکت نے لکھا نازان ہے جسپر خود سخن

تمام شد

تنبیہ

موج کوثر کا حق تصنیف جناب مولنا مولوی حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ کے نام ہبہ کر دیا گیا ہے کوئی صاحب بدون اجازت مولنا ممدوح قصد طبع نہ فرمائیں اور قانونی دار وگیر سے بچیں۔

المعلن
ناصر الاسلام محمد شفیع۔ ناصر

اخبار شحنہ ہند میرٹھ

ایشیائی نظم ونثر کا استاد۔ دلیسی انشاپردازی کا رفارمر۔ ملکی اور اخلاقی معاملات کا جبرنل۔ فصیح و بلیغ مضمون نگاری کا دریا۔ توحید وسنت کا شائع کرنے والا شرک وبدعت کا مٹانیوالا قیمت عام عہ سالانہ معہ محصولڈاک۔

المعلن
احمد حسن شوکت اڈیٹر و مالک شحنہ ہند میرٹھ